[۴][باب۳-الف-وفاقی شرعی عدالت

[۱]۲۰۳ الف۔ دستور میں شامل کسی امر کے باوجود اس باب کے احکام مؤثر ہوں گے۔ — اس باب کے احکام دستور کے دیگر احکام پر غالب ہوں گے۔

---

۱ دستور (ترمیم اوّل) ایکٹ ۱۹۷۴ء (نمبر ۳۳ بابت ۱۹۷۴ء) کی دفعہ ۱۰ کی رو سے شق (۳) کا اضافہ کیا گیا (نفاذ پذیر از ۴ مئی ۱۹۷۴ء)۔

۲ تشریح کا اضافہ فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے کیا گیا۔

۳ دستور (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ، ۲۰۱۰ء (نمبر ۱۰ بابت ۲۰۱۰ء) کی دفعہ ۳۷ کی رُو سے شق (۴) حذف کی گئی۔

۴ فرمان دستور (ترمیمی) ۱۹۸۰ء (فرمان صدر نمبر ۱ مجریہ ۱۹۸۰ء) کے آرٹیکل ۳ کی رو سے "موجودہ باب ۳ الف" کی بجائے تبدیل کیا گیا۔ (نفاذ پذیر از ۲۶ مئی ۱۹۸۰ء)۔

۲۰۳ ب۔ اس باب میں، تاوقتیکہ کوئی امر موضوع یا سیاق وسباق کے منافی نہ ہو،——— — تعریفات۔

[۱][(الف) ''چیف جسٹس'' سے عدالت کا چیف جسٹس مراد ہے؛]

(ب) ''عدالت'' سے آرٹیکل ۲۰۳ ج کے بموجب تشکیل کردہ وفاقی شرعی عدالت مراد ہے؛

[۲][(ب ب) ''جج'' سے اس عدالت کا جج مراد ہے؛]

(ج) ''قانون'' میں کوئی رسم یا رواج شامل ہے جو قانون کا اثر رکھتا ہو مگر اس میں دستور، مسلم شخصی قانون، کسی عدالت یا ٹربیونل کے ضابطہ کار سے متعلق کوئی قانون یا، اس بات کے آغاز نفاذ سے [۳][دس] سال کی مدت گزرنے تک، کوئی مالی قانون یا محصولات یا فیسوں کے عائد کرنے اور جمع کرنے یا بنکاری یا بیمہ کے عمل اور طریقہ سے متعلق کوئی قانون شامل نہیں ہے؛ اور

۲۰۳ ج۔(۱) اس باب کی اغراض کے لئے ایک عدالت کی تشکیل کی جائے گی جو وفاقی شرعی عدالت کے نام سے موسوم ہوگی۔ — وفاقی شرعی عدالت۔

[۵][(۲) عدالت [۶][چیف جسٹس] سمیت، زیادہ سے زیادہ آٹھ مسلم [۷][ججوں] پر مشتمل ہوگی، جن کا تقرر صدر [۸][آرٹیکل ۱۷۵-الف کی مطابقت میں کرے گا۔]]

[۹][(۳) چیف جسٹس ایسا شخص ہوگا جو عدالت عظمیٰ کا جج ہو، یا رہ چکا ہو، یا بننے کا اہل ہو یا جو کسی عدالت عالیہ کا مستقل جج رہ چکا ہو۔

---

۱ فرمان دستور (ترمیم دوم) ۱۹۸۲ء (فرمان صدر نمبر ۵ مجریہ ۱۹۸۲) کے آرٹیکل ۲ کی رو سے "پیراگراف (الف)" کے لیے تبدیل کیا گیا۔

۲ بحوالہ عین ماقبل شامل کیے گئے۔

۳ فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "پانچ" کی بجائے تبدیل کیے گئے جس میں قبل ازیں بعض وضع شدہ قوانین کی رو سے ترمیم کی گئی تھی۔

۴ فرمان صدر نمبر ۵ مجریہ ۱۹۸۲ء کے آرٹیکل ۲ کی رو سے پیراگراف (د) حذف کردیا گیا۔

۵ فرمان دستور (ترمیم دوم) ۱۹۸۱ء (فرمان صدر نمبر ۷ مجریہ ۱۹۸۱ء) کے آرٹیکل ۲ کی رو سے "شق (۲)" کی بجائے تبدیل کی گئی۔

۶ فرمان صدر نمبر ۵ مجریہ ۱۹۸۲ء کے آرٹیکل ۳ کی رو سے "چیئرمین" کی بجائے تبدیل کیے گئے۔

۷ بحوالہ عین ماقبل "ارکان" کی بجائے تبدیل کیے گئے۔

۸ دستور (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ، ۲۰۱۰ء (نمبر ۱۰ بابت ۲۰۱۰ء) کی دفعہ ۴۷ کی رو سے شامل کیا گیا۔

۹ فرمان دستور (ترمیم سوم)، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۲۴ مجریہ ۱۹۸۵) کے آرٹیکل ۴ کی رو سے "شق (۳)" کی بجائے تبدیل کی گئی۔

(۳ الف) ججوں میں سے، زیادہ سے زیادہ چار ایسے اشخاص ہوں گے جن میں سے ہر ایک کسی عدالت عالیہ کا جج ہو یا رہ چکا ہو، یا بننے کا اہل ہو اور زیادہ سے زیادہ تین علماء ہوں گے [1][جو اسلامی قانون، تحقیق یا تعلیم میں کم از کم پندرہ سالوں کا تجربہ رکھتے ہوں۔]

(۴) [2][چیف جسٹس] اور کوئی [3][جج] زیادہ سے زیادہ تین سال کی مدت کے لئے عہدے پر فائز رہے گا، مگر اسے ایسی مزید مدت یا مدتوں کے لئے مقرر کیا جا سکے گا جو صدر متعین کرے:

مگر شرط یہ ہے کہ ایک [3][جج] کے طور پر کسی عدالت عالیہ کے کسی جج کا تقرر [4]☆ ☆ ☆ نہیں کیا جائے گا ماسوائے اس کے کہ اس کی رضامندی سے اور [5][، ماسوائے جبکہ جج خود چیف جسٹس ہو،] اس عدالتِ عالیہ کے چیف جسٹس سے صدر کے مشورہ کے بعد کیا جائے۔

[6][(۴الف) [2][چیف جسٹس]، اگر وہ عدالت عظمیٰ کا جج نہ ہو، اور کوئی [3][جج] جو کسی عدالت عالیہ کا جج نہ ہو، صدر کے نام اپنی دستخطی تحریر کے ذریعے، اپنے عہدے سے استعفیٰ دے سکے گا۔]

[7][(۴ب) چیف جسٹس اور جج کو عہدے سے ہٹایا نہیں جا سکے گا ماسوائے اس طریقہ کار اور ان وجوہات پر جیسا کہ عدالت عظمیٰ کے جج کو۔]

[8]☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

---

۱ دستور (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ، ۲۰۱۰ (نمبر ۱۰ بابت ۲۰۱۰ء) کی دفعہ ۴۷ کی رو سے بعض الفاظ تبدیل کیے گئے۔

۲ فرمان دستور (ترمیم دوم)، ۱۹۸۲ء (فرمان صدر نمبر ۵ مجریہ ۱۹۸۲ء) کے آرٹیکل ۳ کی رو سے "چیئرمین" کی بجائے تبدیل کیے گئے۔

۳ بحوالہ عین ماقبل "ارکان" کی بجائے تبدیل کیے گئے۔

۴ ایکٹ نمبر ۱۰ بابت ۲۰۱۰ء کی دفعہ ۴۷ کی رو سے بعض الفاظ حذف کیے گئے۔

۵ دستور (ترمیم سوم) فرمان ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۲۴ بابت ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۴ کی رو سے "ایک سال" کی بجائے تبدیل کیے گئے۔

۶ فرمان دستور (ترمیم دوم)، ۱۹۸۰ء (فرمان صدر نمبر ۴ مجریہ ۱۹۸۰ء) کے آرٹیکل ۲ کی رو سے شامل کیے گئے۔

۷ دستور (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ، ۲۰۱۰ء (نمبر ۱۰ بابت ۲۰۱۰ء) کی دفعہ ۴۷ کی رو سے شق (۴ب) کی بجائے تبدیل کیا گیا جسے صدارتی فرمان نمبر ۱۴ بابت ۱۹۸۵ء کی رو سے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے حسب سابقہ شامل کیا گیا تھا۔

۸ بحوالہ عین ماقبل شقات (۴ج) اور (۵) کو حذف کر دیا گیا۔

(۶) عدالت کا صدر مقام اسلام آباد میں ہوگا، لیکن عدالت وقتاً فوقتاً پاکستان میں ایسے دیگر مقامات پر اجلاس کر سکے گی جو[1] [چیف جسٹس]، صدر کی منظوری سے، مقرر کرے۔

(۷) عہدہ سنبھالنے سے قبل [1] [چیف جسٹس] اور کوئی [2] [جج] صدر یا اس کی طرف سے نامزد کردہ کسی شخص کے سامنے اس عبارت میں حلف اٹھائے گا جو جدول سوم میں درج کی گئی ہے۔

(۸) کسی بھی وقت جب [1] [چیف جسٹس] یا کوئی [2] [جج] غیر حاضر ہو یا اپنے عہدے کے کارہائے منصبی انجام دینے سے قاصر ہو تو صدر [1] [چیف جسٹس] یا، جیسی بھی صورت ہو، [2] [جج] کے طور پر کام کرنے کے لئے اس غرض کے لئے اہل کسی دوسرے شخص کا تقرر کرے گا۔

[3] [(۹) کوئی چیف جسٹس جو عدالت عظمیٰ کا جج نہ ہو ایسی مشاہرے، بھتوں اور مراعات کا مستحق ہوگا جن کی عدالت عظمیٰ کے کسی جج کے لئے اجازت ہے اور کوئی جج جو کسی عدالت عالیہ کا جج نہ ہو ایسی مشاہرے، بھتوں اور مراعات کا مستحق ہوگا جن کی کسی عدالت عالیہ کے کسی جج کے لئے اجازت ہے:

مگر شرط یہ ہے کہ جبکہ کوئی جج ملازمت پاکستان میں کسی دوسرے عہدہ کے لئے پہلے ہی پنشن حاصل کر رہا ہو تو، مذکورہ پنشن کی رقم اس شق کے تحت حسب قاعدہ پنشن سے منہا کر لی جائے گی۔]

۲۰۳ ج ج۔ [علماء کا پینل اور علماء ارکان] فرمان دستور (ترمیم دوم) ۱۹۸۱ء (فرمان صدر نمبر ۷ مجریہ ۱۹۸۱ء) کے آرٹیکل ۳ کی رو سے حذف کر دیا گیا جو قبل ازیں فرمان صدر نمبر ۵ مجریہ ۱۹۸۱ء کے آرٹیکل ۲ کی رو سے شامل کیا گیا تھا۔

عدالت کے اختیارات، اختیار سماعت اور کارہائے منصبی۔

۲۰۳ د۔ (۱) عدالت، [4] [یا تو خود اپنی تحریک پر یا] پاکستان کے کسی شہری یا وفاقی حکومت یا کسی صوبائی حکومت کی درخواست پر اس سوال کا جائزہ لے سکے گی اور فیصلہ کر سکے گی کہ آیا

---

[1] فرمان دستور (ترمیم دوم) ۱۹۸۲ء (فرمان صدر نمبر ۵ مجریہ ۱۹۸۲ء) کے آرٹیکل ۳ کی رو سے "چیئرمین" کی بجائے تبدیل کیے گئے۔

[2] بحوالہ عین ماقبل "رکن" کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

[3] دستور (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ، ۲۰۱۰ء (نمبر ۱۰ بابت ۲۰۱۰ء) کی دفعہ ۷۴ کی رو سے "شق (۹)" کی بجائے تبدیل کیا گیا اور ہمیشہ سے بایں طور پر تبدیل شدہ متصور ہوگا نفاذ پذیر از ۲۱/اگست ۲۰۰۲ء۔

[4] فرمان دستور (ترمیم دوم) ۱۹۸۲ء (فرمان صدر نمبر ۵ مجریہ ۱۹۸۲ء) کے آرٹیکل ۴ کی رو سے شامل کیے گئے۔

کوئی قانون یا قانون کا کوئی حکم ان اسلامی احکام کے منافی ہے یا نہیں جس طرح کہ قرآن پاک اور رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم کی سنت میں ان کا تعین کیا گیا ہے جن کا حوالہ بعدازیں اسلامی احکام کے طور پر دیا گیا ہے۔

[1][(۱ الف) جبکہ عدالت شق (۱) کے تحت کسی قانون یا قانون کے کسی حکم کا جائزہ لینا شروع کرے اور اسے ایسا قانون یا قانون کا حکم اسلامی احکام کے منافی معلوم ہو، تو عدالت ایسے قانون کی صورت میں جو وفاقی فہرست قانون سازی [2]*** میں شامل معاملے سے متعلق ہو وفاقی حکومت کو یا کسی ایسے معاملے سے متعلق جو [3][وفاقی قانون سازی کی فہرست میں] شامل نہ ہو، صوبائی حکومت کو، ایک نوٹس دینے کا حکم دے گی جس میں ان خاص احکام کی صراحت کی جائے گی جو اسے بایں طور منافی معلوم ہوں اور مذکورہ حکومت کو، اپنا نقطۂ نظر عدالت کے سامنے پیش کرنے کے لئے مناسب موقع دے گی۔]

(۲) اگر عدالت فیصلہ کرے کہ کوئی قانون یا قانون کا کوئی حکم اسلامی احکام کے منافی ہے تو وہ اپنے فیصلے میں بحسب ذیل بیان کرے گی:—

(الف) اس کے مذکورہ رائے قائم کرنیکی وجوہ؛ اور

(ب) وہ حد جس تک وہ قانون یا حکم بایں طور منافی ہے؛

اور اس تاریخ کی صراحت کریگی جس پر وہ فیصلہ موثر ہوگا [4][:

مگر شرط یہ ہے کہ ایسا کوئی فیصلہ، اس میعاد کے گزرنے سے پہلے جس کے اندر عدالت عظمیٰ میں اس کےخلاف اپیل داخل ہوسکتی ہو یا، جبکہ اپیل بایں طور پر داخل کردی گئی ہو تو اس اپیل کے فیصلہ سے پہلے موثر نہیں ہوگا۔]

---

[1] فرمان دستور (ترمیمی)، ۱۹۸۴ء (فرمان صدر نمبر ۱ مجریہ ۱۹۸۴ء) کے آرٹیکل ۲ کی رو سے شامل کیا گیا۔

[2] دستور (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ، ۲۰۱۰ء (نمبر ۱۰ بابت ۲۰۱۰ء) کی دفعہ ۷۵ کی رو سے الفاظ "یا مشترکہ فہرست قانون سازی" کو حذف کیا گیا۔

[3] بحوالہ عین ماقبل الفاظ "ان فہرستوں میں سے کسی ایک میں تھی" کو تبدیل کیا گیا۔

[4] فرمان دستور (ترمیمی)، ۱۹۸۴ء (فرمان صدر نمبر ۱ مجریہ ۱۹۸۴ء) کے آرٹیکل ۲ کی رو سے وقف کامل کی بجائے تبدیل اور فقرہ شرطیہ کا اضافہ کیا گیا اور ہمیشہ سے بایں طور تبدیل شدہ اور اضافہ شدہ متصور ہوگا۔

(۴) اگر عدالت کی طرف سے کوئی قانون یا قانون کا کوئی حکم اسلامی احکام کے منافی قرار دے دیا جائے تو، ـــــــ

(الف) وفاقی فہرست قانون سازی[۱] * * میں شامل کسی امر کے سلسلے میں کسی قانون کی صورت میں صدر، یا کسی ایسے امر کے سلسلے میں [۲][مذکورہ فہرست] میں سے کسی میں بھی شامل نہ ہو کسی قانون کی صورت میں گورنر، اس قانون میں ترمیم کرنے کے لئے اقدام کرے گا تا کہ مذکورہ قانون یا حکم کو اسلامی احکام کے مطابق بنایا جائے؛ اور

(ب) مذکورہ قانون یا حکم، اس حد تک جس حد تک اسے بایں طور منافی قرار دے دیا جائے، اس تاریخ سے جب عدالت کا فیصلہ اثر پذیر ہو، موثر نہیں رہے گا۔

[۳] * * * * * * *

عدالت کا اختیار سماعت نگرانی اور دیگر اختیار سماعت۔

[۴][۲۰۳ دد۔(۱) عدالت حدود کے نفاذ سے متعلق کسی قانون کے تحت کسی فوجداری عدالت کی طرف سے فیصلہ شدہ کسی مقدمے کا ریکارڈ اس غرض سے طلب کر سکے گی اور اس کا جائزہ لے سکے گی کہ مذکورہ عدالت کے قلمبند کردہ یا صادر کردہ کسی نتیجے، تفتیش، حکم سزا یا حکم کی صحت، قانونی جواز یا معقولیت کے بارے میں، اور اس کی کسی قانونی کارروائی کی باضابطگی کے بارے میں اپنا اطمینان کر سکے اور مذکورہ ریکارڈ طلب کرتے وقت یہ ہدایت دے سکے گی کہ جب تک اس ریکارڈ کا جائزہ نہ لے لیا جائے، کسی حکم سزا کی تعمیل روک دی جائے اور، اگر ملزم زیر حراست ہو تو، اس کو ضمانت پر یا اس کے اپنے مچلکہ پر رہا کر دیا جائے۔

(۲) کسی ایسے مقدمے میں جس کا ریکارڈ عدالت نے طلب کیا ہو، عدالت ایسا حکم صادر کر سکے گی جو وہ مناسب خیال کرے اور سزا میں اضافہ کر سکے گی:

---

۱ دستور (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ ۲۰۱۰ء (نمبر ۱۰ بابت ۲۰۱۰ء) کے نتیجے میں الفاظ "یا مشترکہ فہرست قانون سازی" کا حذف برقرار رہے گا۔ دیکھیے دفعہ ۲۔

۲ بحوالہ عین ماقبل "جو ان فہرستوں میں سے" کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

۳ فرمان دستور (ترمیم دوم)، ۱۹۸۰ء (فرمان صدر نمبر ۴ مجریہ ۱۹۸۰ء) کے آرٹیکل ۳ کی رو سے شق (۴) حذف کر دی گئی۔

۴ فرمان دستور (ترمیم دوم)، ۱۹۸۲ء (فرمان صدر نمبر ۵ مجریہ ۱۹۸۲ء) کے آرٹیکل ۵ کی رو سے "آرٹیکل ۲۰۳ دد" کی بجائے تبدیل کر دیا گیا جو قبل ازیں فرمان صدر نمبر ۴ مجریہ ۱۹۸۰ء کے آرٹیکل ۳ کی رو سے شامل کیا گیا تھا۔

مگر شرط یہ ہے کہ اس آرٹیکل میں کسی امر سے عدالت کو کسی تجویز بریت کو تجویز سزایابی میں بدلنے کا مجاز کرنا متصور نہیں ہوگا اور اس آرٹیکل کے تحت کوئی حکم ملزم کی مضرت میں صادر نہیں کیا جائے گا تاوقتیکہ اسے خود اپنی صفائی میں سماعت کا موقع فراہم نہ کر دیا جائے۔

(۳) عدالت کو ایسا دیگر اختیار سماعت حاصل ہوگا جو اسے کسی قانون کے ذریعے یا اس کے تحت تفویض کر دیا جائے۔]

عدالت کے اختیارات اور ضابطہ کار۔

۲۰۳ہ۔ (۱) اپنے کارہائے منصبی کی انجام دہی کی اغراض کیلئے، عدالت کو حسبِ ذیل امور کی نسبت مجموعہ ضابطہ دیوانی، ۱۹۰۸ء (ایکٹ نمبر ۵ بابت ۱۹۰۸ء) کے تحت کسی مقدمہ کی سماعت کرنے والی کسی عدالت دیوانی کے اختیارات حاصل ہوں گے، یعنی:۔

(الف) کسی شخص کو طلب کرنا اور اس کی حاضری نافذ کرنا اور اس کا حلفاً بیان لینا؛

(ب) کسی دستاویز کے انکشاف اور پیش سازی کا حکم دینا؛

(ج) بیانات حلفی پر شہادت لینا؛ اور

(د) گواہوں یا دستاویزات کے اظہار کے لئے کمیشن کا اجراء کرنا۔

(۲) عدالت کو ہر لحاظ سے ایسی کارروائی کا اہتمام کرنے اور اپنے طریقۂ کار کو منضبط کرنے کا اختیار ہوگا جیسا کہ وہ مناسب خیال کرے۔

(۳) عدالت کو خود اپنی توہین کی سزا دینے کے لئے عدالتِ عالیہ کے اختیارات حاصل ہوں گے۔

(۴) آرٹیکل ۲۰۳د کی شق (۱) کے تحت عدالت کے سامنے کسی کارروائی کے کسی فریق کی نمائندگی کوئی ایسا قانون پیشہ شخص جو مسلمان ہو اور کم از کم پانچ سال کی مدت کے لئے کسی عدالتِ عالیہ کے ایڈووکیٹ کے طور پر یا عدالت عظمیٰ کے ایڈووکیٹ کے طور پر درج فہرست رہ چکا ہو یا کوئی ایسا ماہر قانون کر سکے گا جسے اس غرض کے لئے عدالت کی طرف سے مرتب شدہ ماہرین قانون کی فہرست میں سے اس فریق نے منتخب کیا ہو۔

(۵) شق (۴) میں محولہ ماہرین قانون کی فہرست میں اپنا نام درج کرائے جانے کا اہل ہونے کے لئے کوئی شخص ایسا عالم ہوگا جسے عدالت کی رائے میں، شریعت پر عبور حاصل ہو۔

(۶) عدالت کے سامنے کسی فریق کی نمائندگی کرنے والا کوئی قانون پیشہ شخص یا ماہر قانون اس فریق کی وکالت نہیں کرے گا بلکہ کارروائی سے متعلق اسلامی احکام کو جس حد تک اس کو ان کا علم ہو، بیان کرے گا، ان کی تشریح اور توضیح کرے گا، اور مذکورہ اسلامی احکام کی مذکورہ توضیح پر مبنی تحریری بیان عدالت کو پیش کرے گا۔

(۷) عدالت پاکستان یا بیرون ملک سے کسی شخص کو جسے عدالت اسلامی قانون کا ماہر خیال کرتی ہو اپنے سامنے پیش ہونے اور ایسی اعانت کرنے کے لئے مدعو کرسکے گی جو اس سے طلب کی جائے۔

(۸) [1][آرٹیکل ۲۰۳ و] کے تحت عدالت کو پیش کی جانے والی کسی عرضی یا درخواست کی نسبت کوئی رسوم عدالت واجب الادا نہیں ہوں گی۔

[2][(۹) عدالت کو اپنے دیئے ہوئے کسی فیصلے یا صادر کردہ کسی حکم پر نظر ثانی کا اختیار ہوگا۔]

۲۰۳ و (۱) آرٹیکل ۲۰۳ د کے تحت عدالت کے سامنے کسی کارروائی کا کوئی فریق جو مذکورہ کارروائی میں عدالت کے قطعی فیصلہ سے ناراض ہو، مذکورہ فیصلہ سے ساٹھ یوم کے اندر، عدالت عظمیٰ میں اپیل داخل کرسکے گا[3][:] — عدالت عظمیٰ کو اپیل۔

[3][مگر شرط یہ ہے کہ وفاق یا کسی صوبے کی طرف سے اپیل مذکورہ فیصلے سے چھ ماہ کے اندر داخل کی جاسکے گی۔]

(۲) آرٹیکل ۲۰۳ د کی شقات (۲) اور (۳) اور آرٹیکل ۲۰۳ ہ کی شقات (۴) تا (۸) کے

---

۱ فرمان دستور (ترمیم دوم) ۱۹۸۰ء (فرمان صدر نمبر ۴ مجریہ ۱۹۸۰ء) کے آرٹیکل ۵ کی رو سے "اس آرٹیکل" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

۲ فرمان دستور (ترمیمی) ۱۹۸۱ء (فرمان صدر نمبر ۵ مجریہ ۱۹۸۱ء) کے آرٹیکل ۳ کی رو سے نئی شق (۹) کا اضافہ کیا گیا۔

۳ فرمان دستور (ترمیم سوم) ۱۹۸۳ء (فرمان صدر نمبر ۹ مجریہ ۱۹۸۳ء) کے آرٹیکل ۲ کی رو سے وقف کامل کی بجائے تبدیل اور فقرہ شرطیہ کا اضافہ کیا گیا۔

احکام کا عدالت عظمیٰ پر اور اس کے سلسلے میں اس طرح اطلاق ہوگا گویا کہ ان احکام میں عدالت کا حوالہ عدالتِ عظمیٰ کا حوالہ ہو ــــــــ

[۱][(۲الف) وفاقی شرعی عدالت کے کسی فیصلے، حکم قطعی یا سزا کے خلاف کوئی اپیل عدالت عظمیٰ میں قابلِ سماعت ہوگی ــــــــ

(الف) اگر وفاقی شرعی عدالت نے اپیل پر کسی ملزم شخص کا کوئی حکم بریت منسوخ کر دیا ہو اور اسے سزائے موت یا عمر قید یا چودہ سال سے زائد مدت کے لئے سزائے قید دی ہو؛ یا نظر ثانی پر، مذکورہ بالا طور پر کسی سزا میں اضافہ کر دیا ہو؛ یا

(ب) اگر وفاقی شرعی عدالت نے کسی شخص کو توہین عدالت پر کوئی سزا دی ہو۔

(۲۔ب) کسی ایسے مقدمہ میں جس پر ماقبل شقات کا اطلاق نہ ہوتا ہو، وفاقی شرعی عدالت کی کسی تجویز، فیصلے، حکم یا سزا کے خلاف کوئی اپیل عدالت عظمیٰ میں صرف اس وقت قابلِ سماعت ہوگی جب عدالت عظمیٰ اپیل کی اجازت عطا کرے۔]

[۲][(۳) اس آرٹیکل کی رو سے تفویض کردہ اختیار سماعت کے استعمال کی غرض کے لئے، عدالت عظمیٰ میں ایک بینچ تشکیل دیا جائے گا جو شریعت مرافعہ بینچ کے نام سے موسوم ہوگا اور حسب ذیل پر مشتمل ہوگا ــــــــ

(الف) عدالت عظمیٰ کے تین مسلمان جج؛ اور

(ب) وفاقی شرعی عدالت کے ججوں میں سے یا علماء کی ایسی فہرست میں سے جسے صدر چیف جسٹس کے مشورے سے مرتب کرے گا زیادہ سے زیادہ دو علماء جنہیں صدر بینچ کے اجلاس میں شرکت کرنے کے لئے بطور ارکان بغرض خاص مقرر کرے گا۔

(۴) شق (۳) کے پیرا (ب) کے تحت مقرر شدہ کوئی شخص ایسی مدت کے لئے عہدے پر فائز رہے گا جس طرح کہ صدر متعین کرے۔

۱۔ فرمان دستور (ترمیم دوم) ۱۹۸۲ء (فرمان صدر نمبر ۵ مجریہ ۱۹۸۲ء) کے آرٹیکل ۲ کی رو سے نئی شقات (۲ الف) اور (۲ب) شامل کی گئیں۔

۲۔ فرمان دستور (ترمیم سوم) ۱۹۸۲ء (فرمان صدر نمبر ۱۲ مجریہ ۱۹۸۲) کے آرٹیکل ۲ کی رو سے، "شق (۳)" کی بجائے تبدیل کی گئی۔

(۵) شقات (۱) اور (۲) میں "عدالت عظمیٰ" کے حوالے سے شریعت مرافعہ بینچ کے حوالہ کا مفہوم لیا جائے گا۔

(۶) شریعت مرافعہ بینچ کے اجلاس میں شرکت کرتے ہوئے، شق (۳) کے پیرا (ب) کے تحت مقرر شدہ کسی شخص کو وہی اختیار اور اختیار سماعت حاصل ہوگا، اور انہی مراعات کا مستحق ہو گا جو عدالت عظمیٰ کے کسی جج کو حاصل ہیں اور اسے ایسے بھتے ادا کئے جائیں گے جس طرح کہ صدر متعین کرے۔]

۲۰۳ز۔ بجز جیسا کہ دفعہ ۲۰۳۔و میں مقرر کیا گیا ہے، کوئی عدالت یا ٹربیونل بشمول عدالت عظمیٰ اور کوئی عدالت عالیہ، کسی ایسے معاملہ کی نسبت کسی کارروائی پر غور نہیں کرے گی یا کسی اختیار یا اختیار سماعت کا استعمال نہیں کرے گی جو عدالت کے اختیار یا اختیار سماعت میں ہو۔ — اختیار سماعت پر پابندی۔

[1][۲۰۳زز۔ آرٹیکل ۲۰۳۔د اور ۲۰۳۔و کے تابع، اس باب کے تحت اپنے اختیار سماعت کے استعمال میں عدالت کا کوئی فیصلہ کسی عدالت عالیہ پر اور کسی عدالت عالیہ کی ماتحت تمام عدالتوں کے لئے واجب التعمیل ہوگا۔] — عدالت کا فیصلہ عدالت عالیہ اور اس کی ماتحت عدالتوں کے لئے واجب التعمیل ہوگا۔

۲۰۳ح۔(۱) شق (۲) کے تابع، اس باب میں کسی امر سے کسی ایسی کارروائی کو جو اس باب کے آغاز نفاذ سے فوراً قبل کسی عدالت یا ٹربیونل میں زیر سماعت ہو، یا اس کی ابتداء مذکورہ آغاز نفاذ کے بعد ہوئی ہو، صرف اس وجہ سے ملتوی یا موقوف کر دینا مطلوب متصور نہیں ہوگا کہ عدالت کو اس امر کا فیصلہ کرنے کی درخواست دی گئی ہے کہ آیا مذکورہ کارروائی میں امر تنقیح طلب کے فیصلے سے متعلق کوئی قانون یا قانون کا کوئی حکم اسلامی احکام کے منافی ہے یا نہیں؛ اور ایسی تمام کارروائیاں جاری رہیں گی اور ان میں امر تنقیح طلب کا فیصلہ فی الوقت نافذ العمل قانون کی مطابقت میں کیا جائے گا۔ — زیر سماعت کارروائیاں وغیرہ جاری رہیں گی۔

---

[1] فرمان دستور (ترمیم دوم) ۱۹۸۲ء (فرمان صدر نمبر ۵ مجریہ ۱۹۸۲ء) کے آرٹیکل ۷ کی رو سے نیا آرٹیکل ۲۰۳زز شامل کیا گیا۔

(۲) دستور کے آرٹیکل ۲۰۳ ب کی شق (۱) کے تحت ایسی تمام کارروائیاں جو اس باب کے آغاز نفاذ سے فوراً قبل کسی عدالت عالیہ میں زیر سماعت تھیں اس عدالت کو منتقل ہو جائیں گی اور یہ عدالت اس مرحلے سے کارروائی کرے گی جس سے وہ بایں طور منتقل کی گئی ہوں۔

(۳) اس باب کے تحت اپنا اختیار سماعت استعمال کرتے وقت نہ اس عدالت کو اور نہ ہی عدالت عظمیٰ کو کسی دوسری عدالت یا ٹریبونل میں زیر سماعت کسی کارروائی کے سلسلے میں حکم امتناعی عطا کرنے یا کوئی عبوری حکم جاری کرنے کا اختیار ہوگا۔

۲۰۳ط۔ [انتظامی اقدامات، وغیرہ۔] فرمان دستور (ترمیم دوم) ۱۹۸۲ء (فرمان صدر نمبر ۵ مجریہ ۱۹۸۲ء) کے آرٹیکل ۸ کی رو سے حذف کر دی گئی۔

قواعد وضع کرنے کا اختیار۔

۲۰۳ی۔ (۱) عدالت، سرکاری جریدہ میں اعلان کے ذریعہ، اس باب کی اغراض کی بجا آوری کے لئے قواعد وضع کر سکے گی۔

(۲) بالخصوص، اور قبل الذکر اختیار کی عمومیت کو متاثر کئے بغیر، مذکورہ قواعد میں مندرجہ ذیل جملہ معاملات یا ان میں سے کسی کی بابت حکم وضع کیا جا سکے گا، یعنی:—

(الف) ماہرین قانون، ماہرین اور گواہوں کو جنہیں عدالت کی طرف سے طلب کیا گیا ہو، ایسے اخراجات اٹھانے کیلئے، اگر کوئی ہوں، اعزازیہ کی ادائیگی کے پیمانے، جو انہیں عدالت کے سامنے کارروائی کی اغراض کے لئے پیش ہونے میں برداشت کرنے پڑے ہوں [1]*

(ب) عدالت کے سامنے پیش ہونے والے ماہر قانون، ماہر یا گواہ سے لئے جانے والے حلف کی شکل [2][؛]

[3][(ج) عدالت کے اختیارات اور کارہائے منصبی جو چیف جسٹس کی تشکیل کردہ ایک یا زیادہ ججوں پر مشتمل بینچوں کی طرف سے استعمال کئے جا رہے ہوں یا انجام دیئے جا رہے ہوں؛

---

[1] فرمان دستور (ترمیم دوم) ۱۹۸۰ء (فرمان صدر نمبر ۴ مجریہ ۱۹۸۰ء) کے آرٹیکل ۶ کی رو سے لفظ "اور" حذف کر دیا گیا۔

[2] بحوالہ عین ماقبل وقف کامل کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

[3] پیراگراف (ج)، (د) اور (ہ) فرمان دستور (ترمیم دوم) ۱۹۸۰ء (فرمان صدر نمبر ۴ مجریہ ۱۹۸۰) کے آرٹیکل ۶ کی رو سے اضافہ کئے گئے۔

(د) عدالت کا فیصلہ جو اس کے ججوں یا، جیسی بھی صورت ہو، کسی بینچ میں شامل ججوں کی اکثریت کی رائے کی صورت میں سنایا جا رہا ہو؛ اور

(ہ) ان مقدمات کا فیصلہ جن میں کسی بینچ میں شامل ججوں کی آراء مساوی ہوں۔]

(۳) جب تک شق (۱) کے تحت قواعد وضع نہ کر لئے جائیں، اعلیٰ عدالتوں کی شرعی بنچوں کے قواعد، ۱۹۷۹ء، ضروری ترمیمات کے ساتھ اور جس حد تک وہ اس باب کے احکام سے متناقض نہ ہوں، بدستور نافذ العمل رہیں گے۔]